احوال وکوائف دارالعلوم

علم کی نعمت اور اس کے تقاضے

نئے تعلیمی سال کے آغاز میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی تقریر

ـــــ مرتب : سلطان محمود ناظم دفتر اہتمام ـــــ

ڈیڑھ ماہ کی تعطیلات کے بعد ۸ شوال کو نئے تعلیمی سال کیلئے دارالعلوم حقانیہ کا داخلۂ طلبہ شروع ہوا جو ۲۰ شوال المکرم تک جاری رہا اب تک ملک کے دور دراز علاقوں، ملحقہ ریاستوں بلکہ افغانستان کے اطراف واکناف تک کے ساڑھے تین سو طلبہ دارالعلوم پہنچ چکے ہیں جنکے قیام وطعام کتب وغیرہ ضروریات کا دارالعلوم کفیل ہے۔ وسائل کے محدود ہونے کی وجہ سے بادل ناخواستہ کافی طلبہ کو واپس کرنا پڑا۔ نئے طلبہ سے بوقت داخلہ اساتذہ دارالعلوم مقررہ کتابوں میں سے امتحان لیتے رہے ــــ ۲۲ شوال بروز منگل تعلیمی سال کا آغاز ہوا۔ تمام طلبہ واساتذہ نے دارالحدیث میں جمع ہوکر ختم کلام پاک کیا اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے دورۂ حدیث کی بابرکت کتاب ترمذی شریف سے تعلیمی سال کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں حضرت شیخ الحدیث نے دو گھنٹہ تک علماء وطلبہ کے اس مجمع سے فضیلت علم اور طلبہ علوم نبوت کے درجات اور علم کے تقاضوں اور ذمہ داریوں پر مؤثر اور بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا اختصار درج ذیل ہے :

عزیز بھائیو! علم کی نعمت فضلِ خداوندی سے میسر ہوتی ہے۔ جو آپ کو حاصل ہوئی علوم نبوت ہی کی بدولت حضرت بلالؓ حبشی کو فضلِ خداوندی نے یہ مقام دیا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ جنت میں مجھ سے (معبود خادم خاص) آگے آگے جارہے ہیں۔ صہیب رومیؓ روم سے آکر اس فضلِ خداوندی کی بدولت صحابہ کے محبوب اور حضرت امیرالمومنین عمرؓ کے قابلِ فخر دوست بنتے ہیں۔ یہاں تک کہ فاروق اعظمؓ کے نماز جنازہ پڑھانے کا شرف بھی انہیں حاصل ہوتا ہے۔ تو آپ طلبہ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ مسلمان بنایا پھر زمرۂ علماء میں محسوب کیا۔ اور علم کی خاطر اپنے اوطان چھوڑ کر یہاں آنے کی توفیق دی کہ جہاں کا سارا ماحول علمی اور دینی ہے۔ انہوں کے علاوہ کوئی خبر نہیں نہ نئی تہذیب کا ہنگامہ اور شور وغوغا ہے۔ آج دنیا میں علمی اور دینی ماحول ناپید ہوتا جارہا ہے۔ دیندار شہروں میں ترستے ہیں۔ کہ دین وعلم کا ماحول میسر ہو طلبۂ علم کے مقامات ودرجات کے کیا کہنے اللہ جل مجدہ نے مدرسہ کائنات کو پیدا فرمایا عابدین و زاہدین کی کمی نہ تھی۔ جو ملائکہ جیسی پاکیزہ مخلوق تھی۔ کہ جن سے معصیت کا صدور ناممکن تھا۔ مگر اپنی صفت علم ظاہر فرمانے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام خلیفۃ اللہ کو پیدا فرمایا۔ جو اس مدرسۂ علم کے پہلے طالب العلم تھے یہ سارا عالم ایک مدرسہ ہے کہ اس میں کمرے درسگاہیں، اقامت گاہ، پانی، ہوا، غذا اور دیگر تمام ضروریات تعلیم وتعلم کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔ اس درس گاہ کے پہلے استاذ ومعلم خود اللہ جل مجدہٗ ہیں۔ وعلم آدم الاسماء کلہا۔ (اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔) اس سے مقام علم کی اللہ تعالیٰ کے ہاں

مقبولیت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر آپ لوگ کروڑپتی بھی ہوتے تو زیادہ سے زیادہ نمرود و قارون کیساتھ مالداری میں شریک ہوتے۔ اگر سلطنت مل جاتی تو فرعون و شداد کو سیمن جانسن اور دیگر سلاطین کے برابر ہو جاتے۔ جو فخر کا مقام نہیں۔ اور جو کافروں کو بھی حاصل ہے۔ آپ کی خالص خصوصیت ولذت حضور اقدسؐ اور دیگر انبیاء کی وراثت ہے۔ کہ انہوں نے مال و دولت نہیں چھوڑی بلکہ اپنے ترکہ میں علم کی میراث چھوڑی۔ حضرت ابوہریرہؓ ایک دفعہ مدینہ منورہ کے بازار میں جاکر آواز دینے لگے کہ مسجد میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ اور آپ لوگ بے خبر بازار میں گھوم رہے ہیں۔ لوگ مسجد کی طرف دوڑے اور دیکھا کہ علم و ذکر کے حلقے میں قرآن و حدیث کی تعلیم اور مذاکرے ہو رہے ہیں۔ لوگوں نے متعجب ہو کر ابوہریرہؓ سے دریافت کیا۔ تو فرمایا کہ حضورؐ کی میراث یہی ہے۔ وہ نہیں جس میں تم مشغول ہو۔ تو حضورؐ کی مخصوص میراث قرآن و سنت اور علوم نبوت ہیں۔ اور یہ قرآن و سنت اتنی عظیم دولت ہے کہ واللہ العظیم دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی اس میں پائی جاتی ہے۔ اور ہر نقصان و تباہی سے بچنے کا ذریعہ بھی قرآن و سنت ہی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا کے کاروبار مشاغل گھر بار چھوڑ کر خالصۃً للہ اسکے لئے اپنے زانو تہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت کے ہر خیر سے مالا مال کر دیا۔ دنیاوی لحاظ سے آج سب سے بے فکر اور مطمئن الحال طبقہ آپ طالب العلموں کا ہے۔ اہل دنیا دن رات تلاش رزق و معاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اور آپ لوگ بڑے اطمینان سے رزق کی پریشانیوں سے بے خبر حصول علم میں مشغول ہیں۔ یہ علم کی دنیاوی برکات ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت دین کے وعدوں کا ظہور ہے۔ کہ آپ کو مسخر کر کے علم کی راہ میں لگا دیا۔ کہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ دنیاوی مناصب اور وجاہت، کے مفادات اس راہ میں نہیں پھر بھی تمہاری گردن علم کے لئے جھکا دی اور ایسا مسخر کر لیا کہ مثلاً اگر دورہ حدیث کے کسی محنتی طالب علم کو مقابلہ میں دنیا کی حکومت پیش کر دی جائے تو وہ ایسی دس حکومتوں کو علم نبوی کے حصول کے مقابلہ میں ٹھکرا دے گا۔ گویا اس گئے گزرے دور میں اللہ تعالیٰ کا اہتمام محبت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کیلئے قیامت تک نئے نئے پودے لگاتے رہیں گے۔ (ان اللہ لیغرس لہذا الدین غرسًا)

ترمذی میں ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے پاس علم دین کے طلبہ دور دراز کے علاقوں سے اونٹوں اور سواریوں کے جگر مار مار کر مدینہ طیبہ آئیں گے۔ تو آپ لوگ انہیں مرحبا کہیں اس حدیث مبارک کی بنا پر میں بھی آپ کو مرحبا اور خوش آمدید کہتا ہوں۔

دارالعلوم میں آپ حضرات کی آمد ہمارے لئے خدا کی عظیم سعادت ہے۔ اور اس مدرسہ کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اسکی تاسیس ہی طلبہ کے ہاتھوں سے ہوئی۔ تقسیم ہند کے فوراً بعد طلبہ نے ہی یہاں جمع ہو کر ایسے حالات میں مدرسہ کا آغاز کیا کہ اس ملک میں مدرسہ کا تصور بھی مشکل تھا۔ اس وقت بھی طلبہ کا یہ اخلاص اور جماعۃ المسلمین کی امداد اور دعائیں ہیں۔ کہ یہ سب کام ہو رہا ہے۔ کسی حکومت کی طرف سے ایک پیسہ امداد بھی نہیں۔ یہ محض آپ

جیسی بے سروسامان جماعت کی دعائیں اور ارادے اور اہل اللہ کی محبت اور اخلاص اور وعدۂ خداوندی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحٰفظون کا ظہور ہے۔

غرباء اور عامۃ المسلمین کی امداد ایسی بابرکت شئے ہے۔ کہ بقول حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اس سے اللہ پر اعتماد اور بھروسہ قائم رہتا ہے مستقل آمدنی اور امراء وحکام کی سرپرستی کی صورت میں یہ دولت اعتماد زائل ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ کہ علوم دین جنکی تمام دنیا کو شدید ضرورت ہے۔ اور جس پر دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ اسے بہت ہی آسان بنا دیا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹی کے علم کے حصول میں ہر طالب العلم کو سَو ڈیڑھ سَو روپے ماہوار لگانے پڑتے ہیں۔ اور علم نبوی کے طالب علموں کو کوئی فیس و خرچ کے بغیر تمام انتظامات مہیا فرمادئیے ہیں۔ اور اپنے بندوں کے دلوں کو آپ کی امداد کی طرف متوجہ کیا۔ اب آپ کا کیا فریضہ ہے؟ اس علم کا تقاضا ہے۔ کہ دین کی حفاظت اور اعتبار سے اس کا تحفظ عملی شکل میں کیا جاوے۔ خود اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کردیں۔ اگر محض تعلیم ہو صورت اور عمل کی شکل نہ ہو تو جتنے انعامات واکرامات زیادہ ہیں۔ اتنا ہی اس کا عذاب اور وبال بھی ہوگا۔ وراثت نبوت کا مقام سب سے اونچا ہے۔ مگر اس کے تقاضے اور ذمہ داریاں بھی بہت نازک ہیں۔ جو لوگ اپنے پیٹ کو کاٹ کر آپ کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ وہ آپ سے بجا طور پر توقع رکھتے ہیں۔ کہ آپ وارث نبوتؐ بن کر ان کے سامنے پیش ہوں گے

نقشہ تعداد طلبۂ درجہ عربی دار العلوم حقانیہ۔ (علاقائی تفصیل)

پاکستان وآزاد قبائل		بلوچستان			
ضلع پشاور	۳۵	لورالائی، کوئٹہ، قلات	۳۲	لغمان	۵
ضلع مردان	۳۴			طالقان	۳
بنوں	۱۳			قندہار	۱۸
کوہاٹ	۸	وزیرستان	۱۰	غزنی	۵
ڈیرہ اسماعیل خان	۲۲	چترال	۱	ننگرہار	۳
میانوالی	۱	آزاد کشمیر	۱	گردیز	۵
کیمبل پور	۳	علاقہ تیراہ	۶	خوست	۴
ہزارہ	۲۲	مہمند ایجنسی	۷	نورستان	۸
ریاست سوات	۱۷	علاقہ چکیسر	۲	ترکستان	۵
" باجوڑ	۵	سلہٹ مشرقی پاکستان	۱	بدخشاں	۴
" دیر	۱۷	**افغانستان**		کل تعداد تا یکم ذی قعدہ	۳۳۰
کوہستانی علاقہ	۲	ہرات	۲		